خورشید ندیم

زندہ خانقاہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

راے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا اجتماع جاری ہے۔ یہ اجتماع کیا ہے؟ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ ۱۹۴۱ء کے یہی دن تھے جب ہندوستان کے ایک گاؤں ''نوح'' میں ایسا ہی ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اس میں مولانا حسین احمد مدنی اور مفتی کفایت اللہ جیسی شخصیات شریک تھیں۔ بانی تحریک مولانا محمد الیاس بھی تھے۔ مولانا ندوی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ''یہ اجتماع اور انسانوں کا یہ جنگل ایک جلسہ سے زیادہ ایک زندہ خانقاہ تھی۔ دن کے سپاہی رات کے راہب بن جاتے تھے اور رات کے عبادت گزار دن کے خدمت گزار نظر آتے تھے۔'' یہ تبلیغی جماعت کیا ہے.... چلتے چلتے مولانا وحیدالدین خاں کے الفاظ میں اس سوال کا جواب بھی سنتے جائیں: ''تحریکیں عام طور پر دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو نظام کی بنیاد پر اٹھتی ہیں، دوسری وہ جو انسان کی بنیاد پر اٹھتی ہیں۔ اوّل الذکر کا نشانہ اجتماع ہوتا ہے اور ثانی الذکر کا فرد۔ تبلیغی تحریک وہ تحریک ہے جس کا نشانہ فرد ہے۔ ایک انسان کو اس کے رب سے جوڑنا۔ ایک انسان کو آخرت میں کامیاب انجام کے قابل بنانا، یہ اس کا مقصد ہے۔ اس کے سوا جو چیزیں ہیں، ان کو وہ انعامِ خداوندی کے خانے میں ڈالتی ہے نہ کہ براہ راست جدوجہد کے خانے میں۔ تبلیغی تحریک کیا ہے؟ ایک لفظ میں وہ خدا اور انسان کی دریافت ہے۔ انسان کی روح ایک ایسا قابلِ اعتماد مرکز چاہتی ہے جو اس کے حوصلوں اور تمناؤں کا مرکز ہو۔ جو اس کے سفرِ حیات کی منزل بن سکے۔ جس سے وہ سوال کرے اور جواب پائے۔ جس سے وہ مستقل طور پر اپنے آپ کو وابستہ کر سکے۔ جو اس کی ہستی کے تمام مطالبات کی تکمیل ہو۔ اس طرح کے ایک مقام کو پانا ہی روح کے لیے زندگی کا ملنا ہے۔ اس کے بغیر روح اپنے کو بے جگہ سمجھے گی

اور خلا میں معلق پڑی رہے گی۔ تبلیغی تحریک، نفسیاتی مفہوم میں، انسان کی روح کو اس کا مرکز اور مرجع فراہم کرنے کی ایک کوشش ہے۔ وہ انسان کو خدا سے ملانے کی ایک مہم ہے۔‘‘

میں اس میں مزید ایک نکتے کا اضافہ کرتا ہوں۔ یہ رسالت مآب محمد ﷺ کو عالمِ انسانیت سے جوڑنے کی ایک کاوش ہے۔ یہ بات سمجھ نہیں آسکتی اگر ہم محمد ﷺ اور انسانیت کے تعلق کو پہلے دریافت نہ کریں۔

رسالت مآب ﷺ کون ہیں؟ انبیا و رسل کی پھیلی ہوئی کہکشاں میں اس مہ کامل کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ وہ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ یہ محض ایک عقیدہ نہیں ایک ایسی خبر ہے جس سے پورے عالم انسانیت کی نجات وابستہ ہے۔ اللہ کا آخری الہام اور وحی ان کے قلبِ اطہر پر نازل ہوئی۔ آج اگر کوئی یہ جاننا چاہے کہ اس عالم کا پروردگار اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے تو اس کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ وہ آپ کے قدموں میں آ کر بیٹھ جائے۔ ہدایت آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ مقید ہو گئی۔ جو ان پر ایمان کا دعویٰ رکھتا ہے وہ اپنے اس دعوے میں صادق نہیں اگر آپ ﷺ اسے دنیا کے ہر رشتے، ہر تعلق اور ہر شے سے زیادہ عزیز نہ ہو جائیں۔ اس عقیدے کا ایک اظہار یہ ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان رکھنے والا آپ کو اپنا آئیڈیل بنا لے۔ دین کے باب میں انھوں نے جو کہا، کیا اور جسے کلام الٰہی کے حیثیت سے پیش کیا اسے ہی دین سمجھے۔ بلا شبہ وہ اس دین کو سمجھے گا، اس پر غور کرے گا اور اپنی عقل سے راہنمائی لے گا۔ تاہم، یہ ممکن ہے کہ اس کی عقل ٹھوکر کھا جائے، رشوت لے لے۔ اس صورت میں وہ اپنی عقل کی بلوغت کا انتظار کرے گا لیکن مانے گا وہی جسے اللہ کے رسول ﷺ نے بطور دین پیش کیا۔ عقل کہتی رہے کہ لاٹھی سانپ نہیں بن سکتی لیکن وہ یہ تسلیم کرے گا کہ سیدنا موسیٰ کی لاٹھی اپنے رب کے حکم سے سانپ بن گئی تھی۔ لوگ اپنی جہالت آشکار کرتے رہیں کہ اس دور میں کوڑوں کی سزا مناسب نہیں لیکن وہ اس پر ایمان رکھے گا کہ قیامت کی صبح تک زنا کی حد سو کوڑے ہیں کیونکہ یہ اس کتاب میں لکھ دی گئی ہے جسے اللہ کے آخری رسول ﷺ لے کر آئے تھے۔ کوئی مغرب کا ہو یا مشرق کا، اگر اعتراض اٹھائے کہ معاذ اللہ ہاتھ کاٹنا وحشیانہ سزا ہے تو وہ اپنی آواز بلند کرے گا کہ چور مرد ہو یا عورت، اس کی حد ہاتھ کاٹنا ہی ہے۔ دلیل یہ کہ کتاب اللہ میں یہی درج ہے۔ کوئی الصلوٰۃ کا مفہوم لغت سے طے کرے گا تو وہ دنیا کو بتائے گا کہ یہ حق صرف اللہ کے آخری رسول ﷺ کا ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ الصلوۃ کیا ہے، کن اوقات میں کتنی رکعتوں کے ساتھ اور کیسے پڑھی جائیں گی۔ اس میں لغت نہیں، اللہ کے رسول کی سنت ماخذ بالذات ہے جس طرح قرآن ماخذ بالذات ہے۔

آپ ﷺ پر ایمان کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو ان لوگوں تک پہنچائے گا جو اس

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

نعمت سے محروم ہیں۔ظاہر ہے کہ وہ یہ کام اپنی استطاعت،علم اور رسائی کی حد تک ہی کر سکے گا لیکن اسے بہر حال یہ کام کرنا ہے۔یہ آپ پر ایمان لانے والوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ کچھ لوگ پہلے خود سیکھیں اور پھر اسے ان تک پہنچائیں جو اس سے بے خبر یا بے نیاز ہیں۔قرآن مجید کے مطابق، یہ ممکن نہیں کہ سب لوگ اس کام پر لگ جائیں لیکن ایسا ضرور ہو کہ ایک قوم میں سے کچھ لوگ اٹھیں جو دین کا فہم حاصل کریں اور دوسروں کو انذار کریں (۹:۱۲۲)۔یہ انذار کیا ہے؟ یہی کہ لوگوں کو خبردار کیا جائے کہ انھیں اپنے اللہ کے حضور میں پیش ہونا اور اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہونا ہے۔بدقسمتی سے امت کی سطح پر اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کا یہ پہلو وہ اہمیت حاصل نہیں کر سکا جس کا یہ مستحق تھا۔تبلیغی جماعت ہمیں یہ بھولا ہوا سبق یاد دلاتی ہے۔وہ ہمیں بتاتی ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے مابین داعی اور مدعو کا تعلق کمزور پڑ رہا ہے جسے مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

دین کے احیا، بقا اور فروغ کی ہر کوشش لائقِ تحسین ہے۔بایں ہمہ تبلیغی جماعت سمیت ایسی ہر کوشش اس کی سزاوار ہے کہ اسے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے قائم شدہ معیارات پر کھا جائے۔اجتہاد، جہاد، حکومت اور دعوت سمیت، دین کے عنوان سے کیا جانے والے ہر کام جانچا جائے گا کہ قرآن وسنت کے مطابق ہے یا نہیں۔تبلیغی جماعت، ظاہر ہے کہ اس سے مستثنا نہیں۔تاہم، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر سال انھی دنوں میں جب یہ زندہ خانقاہ آباد ہوتی اور ساری دنیا سے مسلمان یہاں جمع ہوتے ہیں تو وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہی ہدایت کا واحد اور ابدی مرکز ہے۔کتاب الٰہی آپ کے توسط سے ہمیں ملی اور سنت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا طریقہ ہے۔یہی دین ہے جسے ہم نے ان تک پہنچانا ہے جو اس نعمت سے محروم ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org